

لیکن فرق اور بہت فرق ہے اس خودی میں جو خود خدا بن جائے، اور اس خودی میں جو خدا کی تابع فرمان بن کر کام کرے۔ کامیاب زندگی کے لئے خودی کا قابو یافتہ ہونا تو بہر حال ضروری ہے، مگر جو خودی اپنے خالق سے آزاد اور دنیا کے مالک سے بے نیاز ہو، جو کسی بالاتر اخلاقی قانون کی پابند نہ ہو، جس کو کسی حساب لینے والے کی بازیگری کا اندیشہ نہ ہو، وہ اگر اپنے جسم و نفس کی طاقتوں پر قابو پا کر ایک پُر زور خودی بن جائے تو وہ دنیا میں فرعون اور نمرود، ہٹلر اور سولینی جیسے بڑے بڑے نفس ہی پیدا کر سکتی ہے۔ ایسا ضبط نفس نہ قابل تعریف ہے اور نہ وہ اسلام کو مطلوب ہے۔ اسلام جس ضبط نفس کا قائل ہے وہ یہ ہے کہ پہلے انسان کی خودی اپنے خدا کے آگے تسلیم خم کر دے، اس کی رہنمائی طلب اور اس کے قانون کی اطاعت کو اپنا شعار بنالے، اس کے سامنے اپنے آپ کو جواب دہ سمجھ لے، پھر اس سلم و موہن خودی کو اپنے جسم اور اسکی طاقتوں پر حاکمانہ اقتدار اور اپنے نفس اور اس کی خواہشوں پر قابو حاصل ہو، تاکہ وہ دنیا میں ایک مصلح قوت بن سکے۔

یہ ہے اسلامی نقطہ نظر سے ضبط نفس کی اصل حقیقت۔ آپ اب ہم دیکھیں کہ روزہ کس طرح انسان میں یہ طاقت پیدا کرتا ہے۔

اگر آپ نفس و جسم کے مطالبات کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں تین مطالبے اصل و بنیاد کا حکم رکھتے ہیں اور وہی سب سے زیادہ طاقت ور مطالبے ہیں۔ ایک غذا کا مطالبہ جس پر بقائے حیات کا انحصار ہے۔ دوسرا صنفی مطالبہ جو بقائے نوع کا ذریعہ ہے۔ تیسرا آرام کا مطالبہ جو قوت کارکردگی کی بجالی کے لئے ضروری ہے۔ یہ تینوں مطالبے اگر اپنی حد کے اندر رہیں تو عین نشائے فطرت ہیں۔ لیکن نفس و جسم کے پاس یہی تین پھندے ایسے ہیں کہ ذرا سی ڈھیل پاتے ہی وہ ان کے جال میں پھانس کر آدمی کی خودی کو الٹا اپنا غلام بنا لیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک مطالبہ بڑھ کر مطالبات کی ایک فہرست بن جاتا ہے اور ہر ایک زور لگاتا ہے کہ انسان اپنا مقصد زندگی، اپنے اصول اور اپنے ضمیر کے فتوے بھول کر بس اسی کے تقاضے پورے کرنے میں لگا رہے۔

ایک کمزور خودی جب ان تقاضوں سے مغلوب ہو جاتی ہے تو غذا کا مطالبہ سے بندہ شکم بنا دیتا ہے، صغیر نفسی جذبہ اس کو حیوانیت کے اسفل السافلین میں پہنچا دیتا ہے، اور جسم کی آرام طلبی اس کے اندر ارادے کی کوئی طاقت باقی نہیں رہتی۔ پھر وہ اپنے نفس و جسم کی حاکم نہیں بلکہ ان کی محکوم بن کر رہتی ہے اور اس کا کام بس یہ رہ جاتا ہے کہ اس کے احکام کو بھلے اور بڑے، جائز اور ناجائز، تمام طریقوں سے بجا لایا کرے۔

روزہ نفس کی انہی تین خواہشوں کو اپنے ضابطہ کی گرفت میں لیتا ہے اور خودی کو ان پر قابو پانے کی مشق کراتا ہے۔ وہ اس خودی کو جو خدا پر ایمان لا چکی ہے، یہ خبر دیتا ہے کہ تیرے خدا نے آج دن بھر کے لئے تجھ پر دانہ پانی حرام کر دیا ہے۔ اس مدت کے اندر تیرے لئے پاک غذا اور جائز کمائی سے حاصل کی ہوئی غذا بھی جائز نہیں ہے۔ وہ اس سے کہتا ہے کہ تیرے مالک نے آج تیری صغیر خواہشات پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک تیرے لئے مسلمان طریقے سے بھی ان خواہشات کو پورا کرنا حرام ہے۔ وہ اسے یہ اطلاع بھی دیتا ہے کہ تیرے رب کی خوشی اسی میں ہے کہ دن بھر کی بھوک پیاس کے بعد جب تو افطار کرے تو نہ کھال ہو کر لیٹ نہ بنا بلکہ اٹھ کر عام دنوں سے زیادہ اس کی عبادت کر۔ وہ اس کو یہ حکم بھی پہنچاتا ہے کہ نماز کی لمبی کھڑکیوں سے فارغ ہو کر جب تو آرام لے تو صبح تک مدہوش ہو کر نہ پڑ جا بلکہ معمول کے صحت سحری کے لئے اٹھ اور صبح سے پہلے اپنے جسم کو غذا دے۔ یہ سارے احکام پہنچا دینے کے بعد وہ ان کی تعمیل کے واسطے خود اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے پیچھے کوئی پولیس، کوئی سی آئی ڈی، کوئی خارجی دباؤ ڈالنے والی طاقت نہیں لگائی جاتی۔ وہ چھپ کر کھائے پیئے یا صغیر خواہشات پوری کر لے تو خدا کے سوا کوئی اُسے دیکھنے والا نہیں ہے۔ وہ تراویح سے بچنے کے لئے کوئی شرعی حیلہ کرے تو کوئی دنیوی طاقت اس پر گرفت نہیں کر سکتی۔ سب کچھ اس کے اپنے اوپر منحصر ہے۔ اگر یوم کی خودی واقعی خدا کی مطیع ہو چکی ہے اور اگر اس کے ارادے میں اتنا زور ہے کہ نفس پر قابو پاسکے تو وہ خود ہی غذا کی مانگ کو، صغیر خواہش کو اور آرام کی طلب کو اس ضابطہ میں کس دے گا جو آج خلافت معمول

اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

یہ صرف ایک دن کی شقی نہیں ہے۔ ایسی شق کے لئے ایک دن کافی بھی نہیں ہو سکتا۔ مسلسل ۳۰ دن خودی سے یہی شقی کرائی جاتی ہے۔ سال بھر میں ایک بار پورے ۷۰ گھنٹے کے لئے یہ پروگرام بنا دیا گیا ہے کہ رات کے آخری حصے میں اٹھ کر سحری کھاؤ، صبح کی پونچھتے ہی کھانا پینا بند کرو، دن بھر ہر قسم کی غذا سے پرہیز کرو، غروب آفتاب کے بعد ٹھیک وقت پر افطار کرو، پھر رات کا ایک حصہ تراویح کی غیر معمولی نماز میں کھڑے رہ کر گزار دو، اور چند گھنٹے آرام لینے کے بعد پچھلے دو برس کے لئے یہی پروگرام شروع کرو۔ اس طرح مہینہ بھر تک پے در پے نفس کے ان تین سب سے بڑے اور سب سے زیادہ طاقتور مطالبوں کو ضابطے میں کتے رہنے سے خودی کے اندر یہ طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق اپنے نفس و جسم پر حکومت کر سکے اور یہ عمر بھر میں صرف ایک ہی مرتبہ کا پروگرام نہیں ہے بلکہ سن بوزع کو پہنچنے کے بعد سے مرتے دم تک ہر سال میں ایک مہینہ اسی شقی کے لئے وقف کیا گیا ہے تاکہ نفس پر خودی کی گرفت بار بار تازہ اور سخت ہوتی ہے۔

یہ ساری شقی محض اس غرض کے لئے نہیں ہے کہ مومن کی خودی صرف اپنی بھوک، پیاس، شہوت اور آرام طلبی پر قابو پا لے۔ اور اس کی غرض یہ بھی نہیں ہے کہ اس کو نفس و جسم پر قابو صرف ایک رمضان ہی کے مہینے میں حاصل رہے۔ دراصل اس کا مقصد یہ ہے کہ نفس کے ان تین سب سے زیادہ زور دار غریبوں کا مقابلہ کر کے وہ اس کے سارے ہی جذبات اور ساری ہی خواہشات پر قابو یافتہ ہو جائے۔ اس میں اتنی طاقت پیدا ہو جائے کہ محض رمضان ہی میں نہیں بلکہ رمضان کے بعد بھی باقی گیارہ مہینوں میں وہ ہر اس خدمت کے لئے اپنے جسم اور اس کی طاقتوں سے کام لے سکے جو خدا نے اس پر فرض کی ہو، ہر اس بھدائی کے لئے کوشش کر سکے جس میں خدا کی رضا ہو، ہر اس بلائی سے رک سکے جو خدا کو ناپسند ہو، اور اپنی خواہشات و جذبات کو ان حدود کا پابند بنا کر رکھ سکے جو خدا نے اس کے لئے مقرر کر دی ہیں۔ اس کی باگیں نفس کے قبضہ میں نہ ہوں کہ جہر جہر وہ چلے

اسے کھینچے کھینچے لئے پھرے بلکہ عنان اقتدار اس کے اپنے ہاتھ میں رہے اور نفس کی جن خواہشوں کو جس دست، جس حد تک اور جس طرح پورا کرنے کی نندانے اجازت دی ہے انہیں اسی ضابطہ کے مطابق پورا کرے۔ اس کا ارادہ اتنا کمزور نہ ہو کہ فرض کو فرض جانتا بھی ہو، ادا بھی کرنا چاہتا ہو، مگر جسم پر اس کا حکم ہی نہ چلتا ہو۔ نہیں، جسم کی مملکت میں وہ اس زبردست حاکم کی طرح رہے جو اپنے ماتحت عملہ سے ہر وقت اپنے حسب غشا کام لے سکتا ہو۔ یہی طاقت پیدا کرنا روزے کا اصل مقصد ہے۔ جس شخص نے روزہ سے یہ طاقت حاصل نہ کی اس نے خواہ مخواہ اپنے آپ کو بھوک پیاس اور رت بھگنے کی تکلیف دی۔ قرآن اور حدیث دونوں میں اس بات کو صاف صاف واضح کر دیا گیا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں کہ تمہارے اندر تقویٰ کی صفت پیدا ہو۔ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جنوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا اس کا پانی اور کھانا چھڑا دینے کی خدا کو کوئی حاجت نہیں۔ نیز حضور نے فرمایا بہت سے روز دار ایسے ہیں جو روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں پاتے۔

(اجازت ریڈیو پاکستان)

## اسلام کا نظام حیات

یہ ان نثری سلسلہ تقاریر کا مجموعہ ہے جو ریڈیو پاکستان لاہور سے ۶ جنوری سے ۱۶ مارچ ۱۹۷۰ء تک مختلف تاریخوں میں نشر کیا گیا تھا۔ اس میں اسلامی نظام زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا اتنا فائدہ ضرور ہے کہ اس میں بیک نگاہ اسلامی زندگی کا جامع نقشہ آدمی کے سامنے آجاتا ہے۔ پمفلٹ سائز ۶۴ صفحات، کتابت و طباعت عمدہ، ٹائٹل دیدہ زیب قیمت ۱۰/-

اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے دوبارہ چھپ کر تیار ہے قیمت ۸/-  
انسان کا معاشی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل " " " " قیمت ۸/-

مکتبہ جماعت اسلامی، اچھرا، لاہور

## OUR ENGLISH LITERATURE :

**1. Towards understanding Islam**—By Sayyed Abulala Maudoodi—This book is a first approach to a systematic and logical understanding of Islam and a good helper to its more extensive study. PP. 231—Price Rs. 3 8

**2. Nationalism & India**—By Sayyed Abulala Maudoodi—This treatise deals with Nationalism and its bearing on Islamic ways of thought and life, and present social and political problem in India. PP. 72—Price As. 12

**3. Political Theory of Islam**—By Sayyed Abulala Maudoodi—Basic theory of State in Islam and some of its important features are brought out in this pamphlet. PP. 64—Price As. 12

**4. Process of Islamic Revolution**—This pamphlet explains how movement of Islam transforms its followers individually and collectively and how a true Islamic State necessarily follows. PP. 56—Price As. 12

**5. Economic Problem of Man & Its Islamic Solution**—By Sayyed Abulala Maudoodi. PP. 56—Price As. 12

**6. The Ethical View-Point of Islam**—By Sayyed Abulala Maudoodi—The original was delivered as a lecture in Islamia College, Peshawar on 26th February, 1944 PP. 56—Price As. 12

**7. What is Islam ?**—By Mohammad Mazhar-ud-Din Siddiqi. PP. 96—Price Re. 1 8

**8. After Secularism what ?**—By Mohammad Mazhar-ud-Din—The aim of this brochure is to present the true conception of God and its practical requirements. PP. 56—Price As. 12

*Can be had from :*

**MAKTABA-E-JAMA'AT-E-ISLAMI**  
LAHORE